السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کا شوہر دو بچوں کی پیدائش کے بعد فوت ہوگیا اور پھر ایک ایسے شخص نے اس سے شادی کرنی چاہی جس سے اس کا تعلق اور میل جول تھا لیکن اس کے چچا اور ولی نے یہ طے کیا کہ وہ اس شخص سے اس کی شادی نہیں کریں گے اور پھر انہوں نے اس کے ایک ایسے قریبی رشتہ دار سے اس کی شادی کردی جس نے فوراً حق مہر ادا کردیا اور عورت کے نہ چاہتے ہوئے اس سے اس کی شادی کردی گئی لیکن اب شادی کے بعد دونوں میں ہم آہنگی اور انس و محبت پیدا ہوچکی ہے تو سوال یہ ہے کہ اس طرح مجبوری کی شادی کے دو گواہوں کو کیا گناہ ہوگا؟ کیا اس صورت میں تجدید نکاح کی تو ضرورت نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس عقد (نکاح) میں کوئی حرج نہیں جو میاں بیوی میں طے پاچکا جس میں ہم آہنگی اور انس و محبت بھی پیدا ہوچکی اور عقد کے تمام شروط وارکان بھی پورے ہوچکے ہیں ہاں البتہ اعورت کے وارثوں کی یہ ضرور غلطی ہے کہ انہوں نے عقد سے پہلے اس اجنبی کے ساتھ اسے میل جول کا موقع فراہم کیا جو خلوت میں اس کا دوست اور مونس تھا کہ محارم (خواتین) کے بارے میں غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ انہیں اختلاط سے اور اجنبی مردوں کے ساتھ خلوت اختیار کرنے سے منع کیا جائے۔ بہر حال اب جب کہ اس عورت کا ایک قریبی رشتہ دار کے ساتھ عقد (نکاح) ہوچکا ہے اور یہ عورت اس پر راضی بھی ہوگئی ہے اور میاں بیوی میں ہم آہنگی بھی ہے تو ان حالات میں تجدید نکاح کی ضرورت نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص174

محدث فتویٰ